



## سوال

(53) عذاب قبر کا انکار

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص عذاب قبر کا انکار کرے اور دلیل یہ دے کہ اگر قبر کو کھول کر دیکھا جائے تو وہ تنگ ہوئی ہوتی ہے نہ کشادہ اور نہ اس میں کوئی اور تبدیلی واقع ہوئی ہوتی ہے، تو اسے ہم کیا جواب دیں۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص عذاب قبر کا انکار کرے اور دلیل یہ دے کہ قبر کو کھول کر دیکھا جائے تو اس میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہوتی، اسے کئی طرح سے جواب دیا جاسکتا ہے، مثلاً:

عذاب قبر شرعی دلائل سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کے بارے میں فرمایا ہے:

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۖ ﴿٤٦﴾ ... سورة غافر

”یہ (وہ) آتش جہنم ہے جس پر صبح و شام انہیں پیش کیا جاتا ہے اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔“

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« قُلُوا لَأَن لَّيْسَ أَفْوَادَ عَمَّتِ اللَّهُ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ، ثُمَّ أَقْبَلْ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، قَالُوا نُعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، فَقَالَ: تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالُوا: نُعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» (صحیح مسلم، الحجۃ، باب عرض مقعد المیت من الحجۃ والنار، ج: ۲۸۶)

”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم میتوں کو دفن نہیں کرو گے، تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی وہ عذاب قبر سنا دے جو میں سنتا ہوں، (راوی کا کہنا ہے) پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، (حاضرین) نے کہا کہ ہم آگ کے عذاب سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ پکڑو۔ انہوں نے پھر کہا کہ ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن میت کے بارے میں فرمایا:



«يُصَحِّحُ لِي فِي قَبْرِهِ مَدْبُورَهُ» (صحیح البخاری، الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر، ج: ۱۳، ۴، و صحیح مسلم، الجنیز، باب عرض مقعد المیت من الجنیز والنار... ج: ۲۸۰۰)

”اس کی قبر کو تاحہ نظر کشادہ کر دیا جاتا ہے۔“

علاوہ ازیں عذاب قبر کے بارے میں اور بھی بہت سے نصوص وارد ہوئے ہیں کہ مذکورہ اعتقاد کے ساتھ محض قولی وہم کی بنیاد پر ان نصوص کی مخالفت کرنا جائز نہیں کہ بلکہ واجب یہ ہے کہ ان نصوص کی تصدیق کی جائے اور انہیں صحیح تسلیم کیا جائے۔

دراصل عذاب قبر کا تعلق روح سے ہے، یہ بدن پر محسوس ہونے والا معاملہ نہیں ہے۔ اگر یہ بدن پر محسوس ہونے والا معاملہ ہوتا تو یہ ایمان بالغیب میں سے نہ ہوتا اور نہ اس پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ ہوتا لیکن یہ تو امور غیب میں سے ہے اور پھر برزخ کے حالات کو احوال دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

قبر کے عذاب اور اس کی نعمتوں کو اور قبر کی کشادگی اور تنگی کو قبر میں مدفون شخص (میت) ہی محسوس کر سکتا ہے، دوسرا نہیں۔ انسان بسا اوقات خواب دیکھتا ہے، جب کہ وہ اپنے بستر پر سو رہا ہوتا ہے، کہ وہ کھڑا ہے یا جا رہا ہے یا آ رہا ہے یا کسی کو مار رہا ہے یا کسی سے مار کھا رہا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ وہ کسی بہت تنگ اور خوفناک جگہ میں ہے یا وہ کسی بہت ہی کشادہ اور سرسبز و شاداب جگہ پر ہے مگر اس سوتے ہوئے انسان کے پاس جو شخص موجود ہوتا ہے اسے اس طرح کی کوئی چیز نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔

اس طرح کے تمام امور میں انسان کے لیے واجب یہ ہے کہ وہ کہے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا، ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 107

محدث فتویٰ